



## سوال

(695) نماز کے بعد اذکار بلند آواز سے پڑھیں یا آہستہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرض نمازوں کے بعد جواز کا پڑھے جاتے ہیں کیا وہ سب کے سب بلند آواز سے پڑھے جائیں گے یا انہیں سر اُپرٹھنا مسنون ہے؟ مثلاً نماز کے بعد ایک بار اللہ اکبر بلند آواز سے کہنا تو ثابت ہے کیا **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ... اَللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ... رَبِّ اَعْنِیْ عَلٰی ذِکْرِکَ...** وغیرہ مسنون اذکار جہاں پڑھے جائیں گے یا انہیں دل میں پڑھا جائے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ بڑا میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر اہل علم عدم جواز کے قائل ہیں، جب کہ ایک گروہ جواز کا قائل ہے۔ بظاہر جواز ہے۔ چنانچہ ”صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”اِنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ السُّكُوْتِ، كَانَ عَلٰی عَبْدِ النَّبِيِّ ﷺ، صَحِيْحَ الْبَخَارِيِّ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، رَقْمٌ: ۸۳۱“

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ فرض نمازوں سے فراغت کے وقت باواز بلند ذکر کرتے تھے۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَفِيهِ دَلِيْلٌ عَلٰی جَوَازِ الْبَهْرِ بِالذِّكْرِ عَقَبَ الصَّلَاةِ نَفْحُ الْبَارِي: ۲: ۳۲۵“

”اس حدیث میں نماز کے بعد جہری ذکر کا جواز ہے۔“ لیکن

ذکر بہت اونچی آواز سے نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ”صحیح بخاری کی دوسری حدیث میں ہے:

”اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ، فَاَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ اَصَمُّ، وَلَا تَغَابُوا...“ الحدیث ”صحیح بخاری، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّلْبِيْهِ، رَقْمٌ: ۲۹۹۲“

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! مراعاة المفاتیح (۱/۴۱۶)



هذا ما عندي والتألم بالصواب

## فتاوى حاقظ ثناء التمدني

كتاب الصلوة: صفحة: 591

محدث فتوى